نشان ظہیرؒ

از قلم
محمد رمضان سلفی ۔ فیصل آباد

۱۹۶۷ء میں شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے اکتساب فیض مکمل کر کے قرآن و حدیث کے خزانوں کو سمیٹ کر جامعہ اسلامیہ کے فاضل اساتذہ اور مدینہ منورہ کے کبار شیوخ سے اپنے کاسۂ علم کو لبریز کر کے حب مصطفےٰ سے سرشار پاکستان تشریف لائے تو یہاں ہر طرف شرک و بدعت کی سیاہ گھٹاؤں نے فضا کو تاریک کر رکھا تھا۔ ظلم و بربریت کا بازار گرم تھا ایوب کی آمریت عروج پہ تھی۔ قادیانیت کا فتنہ اپنے اختیار و اثر انگیزی کے سبب شباب پر تھا۔ سر ظفر اللہ خاں آنجہانی نے بین الاقوامی عدالت میں بیٹھ کر عالمی سطح پر قادیانیت کا تحفظ کر رکھا تھا۔ فوج میں جنرل عبد العلی ملک، جنرل اختر ملک، اور ائیر مارشل ظفر خاں کی چیرہ دستیاں خوف و ہراس برپا کئے ہوئے تھیں۔ الغرض قادیانیوں کے لمبے اور خفیہ ہاتھوں میں ایوب بے بس تھا۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم کو مرزائیوں کے خلاف چٹان میں شذرا لکھنے پر نہ صرف گرفتار کر لیا گیا بلکہ ان کا پریس تک ضبط کر لیا گیا۔ ان دنوں لاہور پر سناٹا چھایا ہوا تھا لاہور کی دینی فضاؤں میں سراسیمگی اور وحشت طاری تھی لاہور میں تمام مکاتب فکر کے منبر و محراب انگشت بدنداں تھے۔ ایوب خاں اور قادیانیت پر کوئی لب کشائی کی جرات نہیں کرتا تھا ہر طرف گھٹن ہی گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ اس وقت کسی ایسی شخصیت اور مجلّے کی ضرورت تھی جو باطل کے خلاف آواز اٹھا سکے۔ جس میں قادیانیت اور آمریت سے کا تارپول کھولا جا سکے۔ اس کام کو علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ نے مجلّہ ترجمان الحدیث کے نام سے ایک بلند پایہ علمی، دینی، تحقیقی، ادبی، تاریخی، فکری، نظری اور معیاری مجلّہ کا اجراء کر کے پورا کیا۔ ترجمان الحدیث میں علامہ صاحب نے باطل فرقوں کے جواب میں تصریحات کے عنوان سے ایسے منہ توڑ علمی اداریئے لکھے کہ پھر باطل کو حق پر اعتراض کی جرات نہ ہوئی اور آمریت کی ایسی خبر گیری کی کہ ہر طرف کتاب و سنت کی بالادستی کا مطالبہ ہونے لگا اور دوسری طرف کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے علامہ صاحب ادارہ ترجمان السنہ کا قیام عمل میں لائے اور کتاب الوسیلہ اردو کو

شائع کر کے ادارے کے کار خیر کا آغاز فرمایا جب تک علامہ صاحب زندہ رہے مسلسل اس ادارے کی طرف سے کتب شائع کرتے رہے۔ پھر جب بد طینت 'ظالم اور بد قماش حکمرانوں نے علامہ صاحب کو شہید کروادیا تو ایک بار پھر علمی میدان میں وہی تاریکی نظر آنے لگی جو سن ۷۰ سے پہلے تھی۔ ترجمان الحدیث کا وہ معیار نہ رہا جو علامہ صاحب نے قائم کیا تھا۔ اس وقت کسی ایسے مجلّہ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس سے کتاب و سنت کی بالادستی ' شرک و بدعت کا استیصال اور علامہ شہید کے مشن کی تکمیل ہو سکے۔ جو سلف صالحین کی روایات کا علمبردار ہو ' جس سے توحید و سنت کے نور کی کرنیں پھوٹ کر اطراف اکناف کی فضا کو منور کر دیں۔ ان ہی باتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلّہ ترجمان السنہ کا اجراء کیا گیا۔ جنوری ۱۹۹۲ء کے اس شمارے کے ساتھ ہی ماہنامہ ترجمان السنہ اپنے سفر کے تیسرے سال میں قدم رکھ چکا ہے۔ اگر ہم اس کی سابقہ دو سال کی کارکردگی کو دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ یہ کتنا تحقیقی ' علمی اور ادبی رسالہ ہے اس کے مضامین میں وہ چاشنی ہے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی تصریحات کے عنوان سے محترم عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب کے علمی تحقیقی ' تنقیدی اور اصلاحی اداریئے اپنے اندر ایک تاریخ رقم کئے ہوئے ہیں جن کی مثال نہیں ملتی اور اگر مضامین کو دیکھیں تو نظر آئے گا کہ جو کام فرقہ باطلہ کو متعارف کروانے اور اسلام سے نکلنے والے فرقوں پر کیا ہے وہ اسی کا خاصہ ہے اگر قارئین ان مضامین کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں تو اچھے خاصے مبلغ بن سکتے ہیں۔ دسمبر ۱۹۸۹ء کے شمارے میں دو بڑے تاریخی مضمون ہیں ایک تو مولانا قدوسی شہیدؒ کا مولانا محمد گوندلوی صاحبؒ کے بارے میں اور دوسرا مفتی عبید اللہ حنیف صاحب کا علامہ صاحب پر پھر علامہ صاحب کی کتاب التصوف عربی کا اردو ترجمہ تقریباً سال بھر مجلّہ میں چھپتا رہا اسی طرح ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کا سود کے متعلق مضمون بھی اردو ترجمہ کے ساتھ عرصہ دراز تک ترجمان السنہ کے صفحات کی زینت بنا رہا۔ جولائی ۱۹۹۰ء کے شمارے میں علامہ صاحب کا ایک مضمون دیو بندیوں کی کرم فرمائیاں اہل حدیث پر۔ کئی قسطوں میں شائع ہوا۔ جس میں آمین بالجہر اور رفع الیدین کے مسئلہ کو علامہ صاحب نے بڑے ہی تحقیقی اور پرشکوہ انداز سے بیان کر کے مقلد کے اہل حدیث پر اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ مارچ اپریل ۱۹۹۰ء کا شمارہ جسے شائع کر کے علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نمبر کا نام دیا گیا اس میں علامہ صاحب کی کتاب الشیعہ و اہل بیت سے اقتباس اہل بیت کی

طرف سے منسوب شیعہ قوم کے جھوٹ ' اور البھائیہ سے بہائی اور ان کی تعلیمات ترجمہ کر کے شائع کئے گئے ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں بھی بڑے اچھے مضمون پیش کئے گئے مارچ اپریل کے خاص نمبر میں علامہ صاحب پر مضامین بڑے اچھے تھے۔ ذوالحجہ کے شمارے میں عبید اللہ عفیف صاحب کا قربانی کے مسائل کے متعلق عرق ریزی سے مدون کیا گیا مضمون بڑا علمی تھا۔ اگست ۱۹۹۱ء کے شمارے میں علامہ صاحب کی کتاب القادیانیت انگلش کا پہلا باب قادیانی بحیثیت سامراجی ایجنٹ شائع ہوا جس کا ترجمہ بھائی مسعود الرحمٰن صاحب نے کیا اور اب تو باقاعدگی سے ترجمان السنہ میں قادیانیت کا ترجمہ قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ اکتوبر کے شمارے میں عبد الرحمٰن صاحب خلیق کا مضمون رکوع کی رکعت اور اہل حدیث بڑی ہی علمی اور تحقیقی تھا جس میں رکوع کی رکعت پر بڑی تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ غرض حق بات کہنے کا جو انداز ترجمان السنہ کا ہے وہ کسی دوسرے مجلّہ میں نہیں پایا جاتا اور فرقہ باطلہ کو متعارف کروانے اور اس کے عقائد کی نقاب کشائی کرنے میں مجلّہ ترجمان السنہ کی کوشش قابل تعریف ہے۔ اور ہم نے اس کی سابقہ کارکردگی کا یہ مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے۔ علامہ صاحب سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ واقعہ اس ملک میں کتاب و سنت کا نفاذ اور علامہ صاحب کے مشن کی تکمیل چاہتے ہیں تو وہ مجلّہ ترجمان السنہ کی آواز کو ملک کے ہر طرف پہنچائیں اور اس کے خریدار بن کر تعاون کریں۔ آج علامہ صاحب ہم میں نہیں ہیں مگر ان کا لگایا گیا توحید و سنت کا یہ پودا ان کی یاد کی صورت میں باقی ہے جو شمشیر بے نیام کام کر رہا ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ ترجمان السنہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور اس سے اٹھنے والی قرآن و سنت کی آواز کو عام کر دے۔ آمین یا رب العالمین

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما